بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½ "

یوم - شنبہ

فی پرچہ ۱ /

۲۹ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ | ۲۰ تبوک ۱۳۳۱ھ ش ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۲۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ بازو ول کی تکلیف اور درد نقرس میں بھی افاقہ ہے۔ مگر انتڑیوں میں تکلیف بدستور ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں ؛

لاہور ۱۹ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج بخار معمولی ہو گیا۔ کھانسی اور جسم میں درد بھی زیادہ ہے۔ دل کی حالت بدستور کمزور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

قائد ملت کے حادثۂ قتل کی تحقیقات کی نگرانی کے لئے ایک خاص کمیٹی کا تقرر

خان نجف خان کے خلاف الزامات کی تحقیقات فیڈرل کورٹ کے جسٹس محمد اکرم کرینگے

کراچی ۱۹ ستمبر۔ قائد ملت خان لیاقت علی خان کے حادثۂ قتل کے سلسلے میں پولیس جو مزید تحقیقات کر رہی ہے۔ حکومت پاکستان نے اس کی راہنمائی اور نگرانی کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس کمیٹی میں انٹیلیجنس بیورو کے ڈائرکٹر اور صوبہ پنجاب وصوبہ سرحد کے انسپکٹر جنرل پولیس شامل ہوں گے۔ یہ کمیٹی دونوں صوبوں کے مشورے سے قائم کی گئی ہے۔ کمیٹی کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً مرکزی حکومت کو بتاتی رہے کہ تحقیقات کہاں تک پہنچی ہے۔ نیز یہ کہ آئندہ تحقیقات کی صورت کیا ہوگی۔

خان نجف خان کے خلاف عائد شدہ الزامات کی تحقیقات کے لئے مرکزی حکومت نے فیڈرل کورٹ کے جج مسٹر جسٹس محمد اکرم کو مقرر کیا ہے۔ خان نجف خان قائد ملت کے قتل کے وقت راولپنڈی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ تحقیقاتی کمیشن کی پیشگزدہ رپورٹ کی روشنی میں ان پر نا فرض شناسی اور غفلت برتنے سے متعلق الزامات عائد کئے گئے ہیں تحقیقات آئندہ کے پہلے ہفتہ میں لاہور میں ہوگی ؛

— کراچی ۱۹ ستمبر پاکستان نے جاری سنہ ۵۲ کے دس ماہ میں ۳۷ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے سے بھی زیادہ مالیت کی روئی برآمد کی ہے۔

جنرل شہاب نے عارضی طور پر صدارت کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔

بیروت ۱۹ ستمبر۔ لبنان میں نئے صدر کا انتخاب آئندہ منگل کو ایوان نائبین کے اجلاس میں ہوگا۔ ایوان کے سپیکر نے حکومت کے نئے سربراہ جنرل فواد شہاب سے مشورے کے بعد اس امر کا اعلان کیا ہے۔ ادھر جنرل شہاب نے عارضی طور پر صدر کا عہدہ بھی خود ہی سنبھال لیا ہے۔ تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ فوج کا ایک طاقتور دستہ سابق صدر بشارۃ الخوری کی رہائش گاہ کی نگرانی کر رہا ہے۔ حکومت نے یقین دلایا ہے کہ سابق صدر کو ملک سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس سے قبل اطلاع آئی تھی۔ کہ وہ پیرس روانہ ہو گئے ہیں جنرل شہاب نے ایک بیان میں کہا ہے کہ لبنان کے حکومتی نظام میں جو تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ وہ ہر لحاظ سے آئینی ہے۔ اسے کسی اعتبار سے بھی فوجی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبولِ انوار الٰہیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکملیّت

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیاء و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں تمام انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلےٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفٰے تھے۔ اسلئے خدائے جلشانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا۔ وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہوکر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ صـ۲۳)

زرعی اصلاحات پر عملدرآمد کا جائزہ

متعدد کمیٹیوں کا تقرر

لاہور ۱۹ ستمبر۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ صوبے میں زرعی اصلاحات پر کس طرح عمل ہو رہا ہے۔ چار کمیٹیاں مقرر کر دی گئی ہیں۔ ایک کمیٹی لاہور ڈویژن میں ایک کمیٹی راولپنڈی ڈویژن میں اور دو کمیٹیاں ملتان ڈویژن میں کام کریں گی۔ یہ کمیٹیاں نومبر کے آخر تک اپنی اپنی رپورٹیں حکومت کو پیش کر دیں گی۔ یہ کمیٹیاں دیکھیں گی کہ زرعی اصلاحات صوبہ میں کس حد تک کامیاب ہوئی ہیں نیز ان مشکلات کو بھی دیکھیں گی۔ جو مزارعین کے راستے میں حائل ہیں۔ یہ بھی معلوم کریں گی کہ زرعی اصلاحات پر عمل کرنے میں کن دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نیز وہ ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے اپنی تجاویز پیش کریں گی۔

پاکستان اپنی دشواریوں پر جلد — قابو پالیگا —

کراچی ۱۹ ستمبر۔ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کی بحری فوج کے کمانڈر انچیف نے کہا ہے کہ امریکہ کے باشندے پاکستان کی دشواریوں کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور ان کو بھروسہ ہے کہ پاکستان ان دشواریوں پر جلد قابو پالے گا۔ یہ الفاظ انہوں نے اپنے جہاز پر جو دوستانہ دورہ پر پاکستان آیا ہوا ہے اخباری نمائندوں کے سامنے کہے۔ انہوں نے کہا اس زمانہ میں جبکہ دنیا کے بہت سے حصوں میں آزادی کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ پاکستان کا کردار حوصلہ افزا اور اطمینان بخش ہے۔

انڈونیشیا اور امریکہ باہمی تحفظ کے معاہدے کو منسوخ کرنے پر راضی ہو گئے

جکارتا ۱۹ ستمبر انڈونیشیا اور امریکہ میں اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کہ تحفظ باہمی کے اس معاہدے کو منسوخ کر دیا جائے۔ جس پر سابق وزیر خارجہ سوبارجو نے دستخط کئے تھے۔ سابق وزیر خارجہ نے کابینہ کی منظوری کے بغیر اس معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔ اور اسی بناء پر وزیر اعظم کو اپنی کابینہ سمیت استعفےٰ پیش کرنا پڑا تھا۔ اب ایک اور نئے معاہدے کے لئے انڈونیشیا اور امریکہ میں مراسلت ہو رہی ہے۔ جس کے تحت انڈونیشیا کو امریکہ سے فنی امداد ملے گی

تاوان جنگ کی آخری قسط

ہلسنکی ۱۹ ستمبر۔ فن لینڈ روس کو جو تاوان جنگ دے رہا تھا۔ اس کی آخری قسط روس کو ادا کر دی گئی ہے۔ یہ قسط دو چھوٹے چھوٹے جہازوں پر مشتمل ہے۔ جو روسی حکام کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں صنعتوں کا قیام

ڈھاکہ ۱۹ ستمبر۔ نواکھالی، باقرگنج اور کھلنا میں جہاں ناریل کافی پیدا ہوتا ہے۔ ناریل کے ریشوں اور کھوپرے کی صنعتیں قائم کی جائیں گی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

احراری اخبار "آزاد" کے سخت دلآزار کارٹون کے خلاف صدائے احتجاج

حکومت فوراً اس کے خلاف مؤثر کارروائی کرے

ربوہ

ربوہ ۔ ۱۵ ستمبر ۔ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں اہالیان ربوہ کا ایک جلسہ احراری اخبار آزاد میں شائع شدہ کارٹون کے متعلق احتجاج کرنے کے لئے منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم اے نے کی۔ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اس اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح سے احرار ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کر رہے ہیں اور یہ کہ وہ عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے ہر قسم کے اوچھے ہتھیاروں پر اترے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اخبار آزاد ۱۱ ستمبر کا کارٹون بھی اسی قسم کی باتوں سے ہے اور ہم حکومت کو اس کے انسداد کے لئے اسواسطے توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر اس قسم کی باتوں کو روا رکھا گیا۔ تو ملک میں بدامنی کے سوا کچھ ظاہر نہیں ہوگا۔ مکرم مولانا ابوالعطا صاحب کی تقریر کے بعد جناب مولوی عبدالمنان صاحب عمر نے تقریر کی اور بعد ازاں حسب ذیل ریزولیوشن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائمقام جنرل پریذیڈنٹ نے پیش کیا۔ جو بالاتفاق رائے پاس ہوا

۱ ۔ جماعت احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت پنجاب کی توجہ احراری اخبار آزاد مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے مطالبہ نمبر کے اس سخت دلآزار کارٹون کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سخت توہین آمیز تضحیک کی گئی ہے اور اس طرح جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کے دلوں کو انتہائی طور پر زخمی کیا گیا ہے یہ اخبار ایک عرصہ سے سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات جماعت احمدیہ کے خلاف لگا کر اور پاکستان کی ایک نہایت وفادار جماعت کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کر رہا ہے اور اب اس کارٹون کو شائع کر کے اس نے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت کی انتہائی دلآزاری کی ہے۔ ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ اس اخبار کے خلاف مناسب اور مؤثر کارروائی کر کے فتنہ و فساد کے راستہ کو بند کرے اصولی طور پر بھی جماعت احمدیہ ربوہ کا یہ جلسہ حکومت کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہے کہ ایسے معاملات میں صرف جماعت احمدیہ کا ہی سوال نہیں بلکہ ہر ایسی تحریر و تقریر کو بڑی سختی اور مضبوطی کے ساتھ رد کرنے کی ضرورت ہے۔ جس میں کسی قوم کے مذہبی پیشواؤں کے متعلق ہتک آمیز اور اشتعال انگیز طریق اختیار کیا گیا ہو۔ کیونکہ اس کا نتیجہ باہمی مناقشت اور عداوت اور ملکی بدامنی کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا

اس کے بعد خاکسار ابوالمنیر نورالحق نے دوسرا ریزولیوشن حسب ذیل الفاظ میں پیش کیا کہ :۔

۲ ۔ اس قرار کی نقول ناظم ملت الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب وزیراعظم پاکستان ۔ فضیلت مآب گورنر پنجاب عزت مآب وزیر اعلیٰ پنجاب ۔ ہوم سیکرٹری پنجاب ۔ انسپکٹر جنرل پولیس حکام ضلع جھنگ اور پریس کو بھجوائی جائیں ۔

چنانچہ یہ ریزولیوشن بھی بالاتفاق رائے پاس ہوا۔ (جنرل سیکرٹری ربوہ)

راولپنڈی

مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور کی۔

۱ ۔ یہ اجلاس حکومت پنجاب اور پاکستان کی توجہ مجلس احرار کے اخبار آزاد لاہور مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے سرورق کی طرف مبذول کراتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ ۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان اور منارۃ المسیح قادیان و چند ایک افسران حکومت پاکستان کا کارٹون شائع کیا گیا ہے۔ اس توہین آمیز کارٹون کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی حد درجہ دل آزاری کی گئی ہے یہ اجلاس حکومت پنجاب و پاکستان سے امن و انصاف کے نام پر اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے ثرلیند اخبار کے ایڈیٹر و ناشر کے خلاف سخت تعزیری کارروائی کرے۔ پیشوایان مذاہب کے متعلق ایسی کمینہ حرکات کے خلاف اگر کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ تو نہایت خطرناک فتنوں کا باب کھلنے کا اندیشہ ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

منٹگمری

جماعت احمدیہ منٹگمری کا یہ اجلاس حکومت پنجاب اور پاکستان کی توجہ مجلس احرار کے ترجمان اخبار آزاد لاہور کے "مطالبہ نمبر" مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے سرورق کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔ جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات شدید طور پر مجروح ہیں۔ کسی مذہبی جماعت کے واجب الاطاعت پیشوا کے متعلق ایسا قابل مذمت اور ذلیل انداز مخالفت اختیار کرنا مختلف فرقوں کے درمیان منافرت پھیلانے کے مترادف ہے۔ یہ اجلاس حکومت پنجاب اور پاکستان سے انصاف اور امن کے نام پر سوال کرتا ہے کہ ایسے شرپسند عناصر کو جو پاکستان کی سالمیت کے لئے ایک مستقل خطرہ ہیں کب تک امن سوز حرکات کرنے کی اجازت دیتی رہے گی ۔

یہ اجلاس حکومت پنجاب اور پاکستان سے اس کارٹون کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ

(۱) اخبار آزاد کا یہ پرچہ فوراً ضبط کیا جاوے اور حسب قانون اس قسم کے ارتکاب و جرائم کا استیصال کیا جاوے۔

۲ ۔ پاکستان کے کسی فرقہ و جماعت کے مذہبی رہنماؤں اور مقامات مقدسہ کے کارٹون شائع کرنا قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ اور ایسے جرائم کو تخریب پاکستان کے متعلق مساعی قرار دیتے ہوئے اسے ان جرائم میں شمار کیا جاوے۔ جو حکومت پاکستان کے خلاف ہیں۔

ملک محمد مستقیم ایڈووکیٹ منٹگمری
ڈسٹرکٹ سیکرٹری امور عامہ
جماعت احمدیہ ضلع منٹگمری

"میں ان کارکنان کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالےٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقع دیا ہے۔ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں خدا تعالےٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقع عطا کیا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

۵ اکتوبر یوم تحریک جدید جماعت کے ہر عہدیدار کے لئے غیر معمولی ثواب کا بہت بڑا موقعہ ہے۔

ٹھیکیداروں کے لئے چندہ مساجد ممالک بیرون کی شرح میں تبدیلی

ایک سال کے مختلف ٹھیکوں کے مجموعی نفع پر ایک فیصدی اس فنڈ میں دیا جائے

کنٹریکٹر صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے طبقہ کی بعض دقتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے . . . . بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی شرح میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ تبدیلی فرمادی ہے۔ کہ آئندہ ایک سال کے مختلف ٹھیکوں میں جو مجموعی نفع انہیں ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی اس کارخیر کے لئے دے دیا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

بی اے ۔ بی ۔ ایس ۔ سی کی تھرڈ ائیر کلاس اور ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ ایس ۔ سی کا داخلہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ طلباء کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ پرنسپل سے انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ وظائف اور دیگر مراعات مستحق اور غریب طلباء کو دی جاتی ہیں۔ سیکنڈ اور فورتھ ائیر میں داخلہ بھی انہیں ایام میں ہوگا۔

(صاحبزادہ) حافظ مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن ۔ (پرنسپل)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۲ء

باتیں نہیں۔ کام

پانچ اکتوبر ۱۹۵۲ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "یوم تحریک جدید" مقرر فرمایا ہے۔ یہ دن جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ محض معمولی جلسہ جس میں لمبی دھواں دار تقریریں کر دی جاتی ہیں۔ نہیں ہے۔ بلکہ یہ دن بات کم اور کام زیادہ کا دن ہے۔ جو احباب جماعتوں میں جلسہ منعقد کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے ذمہ صرف یہی کام نہیں ہے۔ کہ جلسہ کا اعلان کر دیا جائے۔ مقام اور وقت کا پتہ دے دیا جائے۔ لوگ آئیں۔ چند خوش بیان احباب تقریریں کریں۔ اور "نشستند و گفتند و برخاستند" کا سماں پیدا ہو جائے۔ ہرگز نہیں بلکہ جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے جو انہوں نے گذشتہ جلسوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمائے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی نوعیت عام جلسوں کی نوعیت سے بالکل الگ ہے۔

ان ارشادات سے جو کچھ ہم سمجھے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ۵ اکتوبر کو یوم تحریک جدید دراصل یہ دیکھنے کا دن ہے۔ کہ اعلان کے دن سے لیکر اس دن تک مقامی عہدہ داران جماعت نے وعدوں کی وصولی کس قدر کر لی ہے۔ اور جلد ادائیگی کے کس قدر حتمی وعدے حاصل کر لئے ہیں۔ اور ان ایام میں کس قدر دوڑ دھوپ کی گئی ہے۔ ان سب باتوں کا محاسبہ اس دن گویا سب حاضر دوستوں کی موجودگی میں کیا جاتا ہے۔ اور دوستوں کو اکٹھے ہو کر اس ضمن میں ایک ایسی سکیم تیار کرنا ہے۔ جو مقامی حالات کے مطابق زیادہ سے زیادہ موثر ثابت ہو۔

اس وقت ہم ایک بڑی آزمائش میں سے گزر رہے ہیں۔ مخالف عناصر اپنی پوری طاقت سے ہمارا راستہ روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے جہاں ہمیں اپنے حقیقی کام کو آگے دھکیلنے کی جدوجہد کرنا ہے۔ وہاں ان مخالف عناصر کی پیدا کردہ رکاوٹوں کو بھی دور کرنا ہے۔ جس طرح راستہ میں کوئی نشیب یا فراز آ جائے۔ تو ہمیں اپنی تمام طاقت کو سمیٹ کر زور لگانا ضروری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آج ہماری جماعت پر وقت آیا ہوا ہے۔ اس لئے آج ہمیں اپنی پوری پوری طاقت خرچ کرنا ہے۔ آج تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ آج تو نہیں کل ضرور وعدہ پورا ہو جائے گا۔ اور نہ کسی تحریک و تحریص کی ہی ضرورت رہتی ہے۔ مومن کے لئے تو یہ ایک فطری بات ہے۔ کہ وہ ضرورت کو خود محسوس کرتا ہے۔ اور کسی کہنے والے کا انتظار نہیں کرتا۔ اور اس لئے یہ سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ہر دوست خود اپنے وعدہ کا خیال کرے۔

"یوم تحریک جدید" منانے کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اس دن سب دوست مل کر محاسبہ کریں۔ اور جو دوست کسی وجہ سے ذرا کمزوری دکھا رہے ہوں ان کو جھنجھوڑیں اور بیدار کریں۔ اور ان کے احساس فرض شناسی کو تیز تر کریں۔

اس لئے یہ دن نہایت اہم ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ ہر جماعت اس کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق منائے گی۔ آج سے صرف سولہ دن باقی ہیں۔ ان سولہ دنوں میں سے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔

مسٹر بروہی کا چیلنج

مسٹر بروہی ایڈووکیٹ جنرل سندھ نے چیلنج کیا ہے۔ کہ اگر قرآن کریم سے ایسی آیات کوئی نکال کر دکھا دے۔ جن میں دستور اسلامی بیان کیا گیا ہے۔ تو وہ ایسے شخص کو پانچ ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اس چیلنج پر علماء کہلانے والے بہت سے لوگ کافی جز بز ہوئے ہیں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ مسٹر بروہی نے یہ چیلنج مودودیوں کے بے معنی آٹھ نکاتی (اب نو نکاتی کیونکہ اب قادیانیوں کو اقلیت قرار دلانے کا مطالبہ بھی بڑھا دیا گیا ہے) مطالبہ کے جواب میں دیا ہے۔ ورنہ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں۔ ان کا مطلب صرف یہ ہے کہ

"میں نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ میں اس ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ نہیں چاہتا۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس زمانے میں کسی ملک کے آئین یا دستور کا جو مفہوم لیا جاتا ہے۔ وہ قرآن میں درج نہیں ہے۔ کسی ملک کے دستور کے متعلق قرآن میں کوئی واضح بیان نہیں۔"

مودودیئے بچارے تو یونہی شور مچا رہے ہیں۔ البتہ مولوی محمد حنیف صاحب ندوی مدیر "الاعتصام" گوجرانوالہ نے اس ضمن میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ قابل غور ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اگر مسٹر بروہی کا مطلب یہ ہے۔ کہ موجودہ معاشرہ نے جو ترقی کی ہے۔ اور موجودہ سیاسی مصطلحات کا جو نپا تلا مفہوم ہے۔ اس کو سامنے رکھا جائے اور قانون کی زبان اور آئین کے لب و لہجہ میں قرآن سے ہدایت و رہنمائی طلب کی جائے۔ تو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تب ان کا ایسا کہنا بلاشبہ صحیح ہے۔ قرآن حکیم پولیٹیکل سائنس کی کوئی کتاب نہیں۔ علاوہ ازیں سیاسیات کی زبان بدلتی رہتی ہے۔ کیونکہ یہ ایسا سائنس نہیں ہے۔ کہ اس کے کلیات و جزئیات غیر متعین اور دائمی ہوں۔ اس لئے اگر قرآن حکیم نے اس انداز میں سیاسیات پر روشنی نہیں ڈالی۔ کہ اس سے تفصیلات و جزئیات کا ایک متعین ڈھانچہ معلوم ہو سکے۔ تو اس نے کوئی غلطی نہیں کی۔ لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ قرآن نے ہمیں کوئی نظام فکر عطا نہیں کیا۔ سیاسیات میں روح اور مزاج کی تعیین نہیں کی۔ اور اسلامی اور غیر اسلامی انداز حکومت میں جو کھلا ہوا اور بیّن فرق ہے۔ اس کی وضاحت نہیں کی۔ اگر مسٹر بروہی کا مقصد یہ ہے۔ تو ہم ان کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں۔ کہ کچھ پڑھے لکھے لوگوں کی موجودگی میں ہمیں دعوت دیں۔ ہم ان کو انشاءاللہ نہایت کامیابی سے یہ سمجھا سکیں گے۔ کہ قرآن اس ضمن میں اس سے زیادہ وضاحت کرتا ہے۔ جتنا کہ ایک دینی مزاج کی کتاب سے توقع کی جا سکتی ہے۔ ایک اور بات سمجھنے کی ہے۔ کہ جمہور مسلمانوں کے سامنے دین کے جو ماخذ ہیں۔ وہ صرف قرآن اور اس کا وہ فہم نہیں۔ جس پر کہ ہر جاہل مجتہد قادر ہو۔ بلکہ دین قرآن۔ سنت، اور عمل صحابہ کا نام ہے۔ اس لئے اگر ہمیں یہ دیکھنا مقصود ہے۔ کہ ہمارا نظام سیاست کس ڈھنگ کا ہے۔ تو بیک وقت ان سمتوں سے اس پر غور کرنا ہوگا۔ ایک حد تک اصول و مبانی کی تشریح قرآن کرے گا۔ اس سے آگے کی تفصیلات حدیث میں ملیں گی۔ اور عملی نمونہ کے لئے خلافت راشدہ کی طرف نظریں اٹھیں گی۔ ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ پولیٹیکل سائنس کوئی متعین سائنس نہیں بلکہ یہ تاریخ کا مسئلہ ہے۔ اس بناء پر فیصلہ کی صورت یہ نہیں۔ کہ صرف قرآن کی آیات کی تعبیر و ترجمانی میں موشگافیاں کی جائیں۔ اور یہ دیکھا جائے کہ اس سے کوئی رہنمائی حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔ بلکہ فیصلہ کی صحیح صورت یہ ہے۔ کہ اسلام کی تاریخ پر سرسری نظر ڈالی جائے۔ اور اس حقیقت کا جائزہ لیا جائے۔ کہ اس نے جس انداز سے معاشرہ کی تنظیم کی۔ وہ کیا تھا؟ آنحضرتؐ نے کس طریق سے نظام حکومت کی ابتدا کی۔ اور صحابہؓ نے کن کن صورتوں سے عملاً ۴۰ سال تک جمہوریت و انسانیت کی خدمت کی۔ پھر اگر اس تاریخ سے کوئی ڈھانچہ ہمارے ذہن میں ابھرتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اسلام فی الواقع اپنا ایک خاص نظام سیاست رکھتا ہے۔ جو دوسروں سے قطعی مختلف ہے۔ اور اگر ہماری تاریخ میں کوئی موقع ایسا نہیں آتا۔ جبکہ ہم نے درحقیقت کوئی نظام حکومت قائم کیا ہو۔ اور اپنی منفرد روایات کو قائم رکھا ہو۔ تب اگر قرآن میں سینکڑوں آیتیں بھی ایسی نکل آئیں۔ جن سے کہ سیاست کے مخصوص مسائل پر استدلال ہو سکے۔ تو بھی بیکار ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ مسٹر بروہی مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ کو کمزور کرنے کے لئے اس طرح کے اشغلے چھوڑ رہے ہیں۔ ورنہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کی چیلنج بازی میں کتنا وزن ہے۔" (الاعتصام گوجرانوالہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء)

ہم مولوی محمد حنیف صاحب ندوی سے اس بات میں متفق ہیں۔ کہ اسلامی اور غیر اسلامی حکومت میں کھلا اور بین فرق ہے۔ اور اس کا ثبوت قرآن کریم۔ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل سے مل سکتا ہے۔ بے شک اسلامی حکومتوں کی تاریخ بھی ہماری رہنمائی کر سکتی ہے۔ بے شک ان سب کے مطالعہ سے اسلامی قانون کا ایک ڈھانچہ ہمارے ذہن میں ضرور ابھرتا ہے۔ جو غیر اسلامی قانون سے اسکو ممیز کرتا ہے۔ مگر اس کے معنی یہ نہیں ہیں۔ کہ یہ قانون جیسا کہ مسٹر بروہی کا مطالبہ ہے۔ اس طرح قرآن کریم میں موجود ہے۔ جس طرح آجکل آئین یا دستور کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے اسلامی قانون کو اس صورت میں لانے کے لئے کافی وقت اور عمل درکار ہے۔ آج کل بعض عجلت پسند علماء جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ بغیر ان تمام باتوں پر پورا پورا عبور کرنے کے چند من گھڑت اصول بنا لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ہیں اسلامی قانون کے بنیادی اصول جس طرح پچھلے دنوں کراچی میں احراری علماء کی رہنمائی میں کچھ خود ساختہ علماء کہلانے والوں نے من گھڑت بنیادی اصول گھڑ کر مطالبہ کیا تھا۔ کہ ہم نے دستور کے بنیادی اصول بنا دئے ہیں۔ ان کو اپنا لیا جائے۔ اور یہاں تک ڈینگ ماری گئی۔ کہ تمام اسلامی دنیا انہی لائنوں پر چل کر اپنا اپنا دستور بنا سکتی ہے۔ یہ دراصل اسلامی قانون سے تمسخر کرنے کے مترادف ہے۔

اسی ضمن میں دوسری بات جو قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے علماء کو چاہیئے۔ کہ وہ مغربی تعلیمیافتہ لوگوں کو بالکل اسلامیت سے مبرا نہ خیال کریں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ ان پر پورا پورا اعتماد کریں۔ اور جو دستور دستور ساز اسمبلی بنائے اس پر جائز نکتہ چینی بے شک کریں۔ مگر یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ محض اس لئے کہ فلاں مولوی صاحب سے رائے نہیں لی گئی۔ ہم بلا سوچے سمجھے اپنے تنقیدی قلم کو جولانیاں دینے لگیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ پاکستان ایسے اسلامی ملک میں جس میں کئی اسلامی فرقے موجود ہیں۔ جو دستور بنایا جائے۔ وہ اسلام کے وسیع ترین اصولوں پر مبنی ہونا چاہیئے۔ جو ہر فرقہ کے نزدیک قابل قبول ہو۔ بعض فرقہ پرست مولوی اس بات کو سمجھنے کے بالکل ناقابل ہیں۔ وہ اپنے فرقہ کے مطابق اسلامی قانون کا تصور رکھتے

شذرات

بائیکاٹ کس نے شروع کیا؟

احراری لیڈر ہر جگہ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے شادی بیاہ جنازہ اور نماز کے معاملات میں علیحدگی اختیار کر کے اسنے مدتوں سے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

ان معاملات میں علیحدگی کے معنے اگر بائیکاٹ کے ہیں تو یہ بائیکاٹ کس نے شروع کیا؟ اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے مولوی عبد الاحد صاحب کانپوری کی پرانی کتاب "اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی" کا ایک مختصر اقتباس ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے۔

"پس مخفی نہ رہے کہ جب طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت ذلیل ہوا۔ جمعہ و جماعات سے نکالے گئے۔ اور جس مسجد میں جمع ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اس میں بے عزتی کے ساتھ بدر کئے گئے۔ اور جہاں قیصری باغ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے وہاں سے حکماً روکے گئے۔ تو نہایت تنگ ہو کر مرزا قادیانی سے اجازت مانگی کہ مسجد نئی تیار کریں تب مرزا نے ان کو کہا کہ صبر کرو میں لوگوں سے صلح کرتا ہوں۔ اگر صلح ہو گئی تو مسجد بنانے کی حاجت نہیں۔ اور نیز بہت قسم کی ذلتیں اٹھائیں معاملہ و برتاؤ مسلمانوں سے بند ہو گیا۔ عورتیں منکوحہ و مخطوبہ بوجہ مرزائیت کے چھینی گئیں۔ مردے ان کے بے تجہیز و تکفین اور بے جنازہ گڑھوں میں دبائے گئے۔ وغیرہ وغیرہ" (صـ۲)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ مقاطعہ پہلے غیر احمدی علماء نے کیا **وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست ہے کہ احمدیوں کے متعلق تقریر کرنے سے پہلے یہ حوالہ ضرور پڑھ لیا کریں۔**

امتی کا مقام بلند

ایک احراری خطیب نے خطبہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر فرمایا:۔

"اگر آپ کو ہزار برس کی عمر بھی مل جائے اور آپ حضرت اسمٰعیل کی طرح ہزاروں قربانیاں بھی پیش کریں تو بھی آپ خدا کے اس احسان کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ کہ اس نے آپ کو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے پیدا کیا۔"

(آزاد ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

احراری بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کتنے دشمن ہیں کہ آپ کے جد امجد حضرت اسمٰعیلؑ سے ہزار گنے بڑے ہو سکنے کے تو قائل ہیں۔ مگر عیسائیوں کے باپ مسیحؑ کا مثیل ہونے کا دعوٰے ان سے برداشت نہیں ہوتا۔ نہ معلوم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی سے ان کو کیا بیر ہے۔ اور مسیح سے کیا وابستگی؟

احراری مولوی صاحب کی نصیحت

مولوی محمد علی جالندھری نے اپنے کارکنوں کو نصیحت کی ہے۔

"مرزائی کی خواہش ہے کہ آپ حکومت سے ٹکرا دیں۔ اور کمیونسٹ بھی یہی چاہتا ہے کہ آپ حکومت سے ٹکرا جائیں۔ لیکن میں آپ کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ آپ کسی کے آلۂ کار نہ بنیں۔"

(آزاد ۷ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس ہدایت کا اصل مفہوم کیا ہے؟ اور احراری کارکنوں کو اس کے لئے کیا دستور عمل اختیار کرنا چاہیئے؟ اس امر کی وضاحت کے لئے انہی احراری مولوی صاحب کی مندرجہ ذیل تقریر پڑھیئے جو اسی تاریخ کے آزاد میں بڑی آب و تاب سے شائع کی گئی ہے۔

"میں دعوے کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ ملک میں بدامنی اور انتشار پھیلانے کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو وزارتوں کی گدیوں پر فائز ہیں۔ آج ملک میں جو پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ وہ صرف ان کرسی نشینوں کی بدولت ہے۔ جو اسلام کا نام لے کر اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں۔" (آزاد ۷ ستمبر ۵۲ء)

اب احراری مولوی صاحب کی نصیحت ایک بار پھر پڑھیئے اور سر دھنیئے۔

جماعت اسلامی کا ضابطۂ امن

"تسنیم" نے "معتبر" ذرائع سے ایک خبر شائع کی ہے۔ کہ حکومت چین نے جماعت اسلامی پاکستان کو امن کانفرنس میں ایک تین رکنی وفد بھیجنے کی دعوت دی ہے۔ یہ کانفرنس ماہ اکتوبر کے اواخر میں پیکنگ میں منعقد ہو رہی ہے۔ (۶ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اگر یہ خبر صحیح ہے تو بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ حکومت چین کو یہ دعوت نامہ ارسال کرنے کی تحریک جماعت اسلامی کے اس تیار کردہ "ضابطۂ امن" سے پیدا ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل مودودی صاحب نے اپنی قلم سے یہ لکھی ہے۔

"عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی سب سے پہلے اس کو اسلامی حکومت کے زیر نگین کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس کا انتظار **نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔"** (جہاد فی سبیل اللہ صـ۲۱)

اس "ضابطۂ امن" سے یہ اندازہ تو بخوبی لگ سکتا ہے کہ جماعت اسلامی کا وفد حکومت چین کو مستقبل کا پروگرام کیا بتائے گا۔ مگر یہ بتانا ابھی ممکن نہیں کہ چین کی "مسلم پارٹی" کب اسے عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنے اطراف کے ممالک مثلاً افغانستان **ایران اور پاکستان کو اپنے مسلک کی دعوت دے گی؟**

تصویر کا دوسرا رُخ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰے مہدویت و مسیحیت پر مخالفت کا جو درد انگیز طوفان اٹھا۔ اس کا آغاز مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ہوا جس نے نہ صرف ہندوستان کے تمام مشہور علماء سے فتاوٰے تکفیر و ارتداد جمع کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ملک بھر میں آگ لگا دی۔ بلکہ اپنے "شرعی گالیوں" کا ایک جدید ریکارڈ قائم کیا۔ چنانچہ اپنے رسالہ کی سولہویں جلد میں آپ کے متعلق لکھا۔

"اسلام کا چھپا دشمن مسیلمہ ثانی دجال زمانی۔ نجومی۔ رملی جوتشی۔ اٹکل باز جفری۔ بھنگڑ۔ اڑڑ پوپو۔ مکار۔ جھوٹا۔ فریبی۔ ملعون۔ گستاخ۔ مثیل الدجال اعور الدجال۔ غدار۔ کاذب۔ کذاب مردود۔ بے ایمان۔ روسیاہ۔ رہبر ملاحدہ مورد ہزار لعنت۔ مفتری علی اللہ جیسا الہام احتلام بے حیا۔ رمزکہ باز بھنگیوں اور بازاری شہدوں کا سرگروہ۔ جیسا خدا شیطان۔ ڈاکو۔ خونی۔ بے شرم۔ حرام خور۔ بجی جاہ عیت بدمعاش۔ بدکار۔ زانی شرابی مال خور" (اشاعۃ السنہ نمبر یکم لغایت ششم جلد شانزدہم ۱۸۹۳ء)

وہ لیڈر جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند سخت الفاظ کو (جن کو مخصوص گروہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے) بے انتہا بعنت دینے کی عادت ہے اور تمام مسلمانوں کو "ذریۃ البغایا" یا ان کی بیویوں کو "کلاب" کا لقب دینے کا شوق ہے۔ کیا گزشتہ علماء کی تہذیب و شرافت کے یہ نمونے بھی مسلمانوں کے سامنے رکھیں گے یا نہیں؟

تا تصویر کا دوسرا رخ بھی واضح ہو جائے اور لوگوں کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ کن لوگوں کے متعلق لکھے ہیں؟

کیا یہ نبوت سے انکار ہے؟

"آزاد" نے خاتم النبیین کے چار بہترین معنے لکھے ہیں:۔

اول۔ نبیوں کا سردار۔ "حضور فرماتے ہیں میں جواب دونگا انا خاتم النبیین میں تمام نبیوں کا سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم" (آزاد کانفرنس نمبر صـ۲۶)

دوم۔ جد امجد۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر طور پر تم میں سے کسی کے باپ نہیں۔ مگر اللہ کے رسول یعنی روحانیت کی تعلیم دینے والے تمہارے جد امجد ضرور ہیں۔" (آزاد تشکر نمبر صـ۱۹)

سوم۔ انگوٹھی۔ "اس سے فارغ ہوئے تو دیکھا ان کے ہاتھ سے انگوٹھی غائب ہے۔ لیجئے آپ ختم نبوت کے تحفظ کو آئے تھے کہ "خاتم" سے ہاتھ دھو بیٹھے۔" (آزاد ۱۴ مئی ۵۱ء)

چہارم۔ ارتقاء عالم امکان کا آخری مرتبہ۔ "درجہ خاتمیت ارتقاء عالم امکان کا آخری مرتبہ ہے جس کی سرحد تصور معنوی دنیا میں عالم ربوبیت سے قریب تر ہے۔" (آزاد ۱۷ ستمبر ۵۱ء)

جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے ان تمام معنوں پر ایمان رکھتی ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبیوں کا سرتاج۔ ان کا جد امجد اور ان کی انگوٹھی قرار دینا اور آپ کے مقام کو عالم امکان کا آخری مقام قرار دینا ختم نبوت کا انکار ہے؟

. —— . —— . —— .

پاکستان میں قانون کا مستقبل

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ مضمون بزبان انگریزی پاکستان لاریویو کراچی بابت اگست ۱۹۵۲ء میں چھپا ہے۔

مجھے یہ معلوم کر کے از حد مسرت ہوتی ہے کہ سندھ مسلم لاء کالج عنقریب ایک سہ ماہی رسالہ اس مقصد کے لئے جاری کر رہا ہے کہ وہ اپنے قارئین کو قانون کے سائنٹیفک طور پر مطالعہ کرنے کی طرف عموماً اور پاکستان میں قوانین کو بہتر بنانے کے متعلق امور پر بحث کرنے کی طرف خصوصاً راہنمائی کر سکے تاکہ اس طرح عام لوگوں اور ماہرین علم قانون کے نظریات اور خیالات میں یگانگت اور ہم آہنگی پیدا کی جا سکے اور تاکہ ماہرین علم قانون اپنے اہم فرائض سے بہتر طریق پر زیادہ سہولت کے ساتھ عہدہ برآ ہو سکیں۔

اس میں شک نہیں کہ علم قانون دوسرے علوم کی طرح بلکہ ان میں سے اکثر سے کچھ زیادہ ہی اسی بات کا محتاج ہے کہ اس کو انسانی عمل اور تجربہ کی روشنی میں منضبط اور مرتب کیا جائے تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ انسانوں کی صحیح رہنمائی کر سکے۔ لیکن بدقسمتی سے ایشیاء کے باشندے کئی صدیوں سے غیروں کی ماتحتی میں رہنے کی وجہ سے اس ضروری علم سے بالکل بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اب جبکہ کم از کم ایشیاء پر مکمل آزادی کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور اس کے باشندوں نے بھی دنیا کی آزاد اقوام کی طرح اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھ لیا ہے یہ امر اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ وہ مغربی ممالک کے مقابلہ پر علم قانون کے مطالعہ کیلئے زیادہ توجہ اور زیادہ وقت صرف کریں۔ دنیا کی آزاد اقوام نے علم قانون کے لمبے مطالعہ اور تجربہ کے بعد آخرکار اپنے ممالک کے قوانین کے لئے ایک مخصوص راستہ اور پس منظر پیدا کر لیا ہے جو کامل طور پر ان کی شخصی اور اجتماعی ضروریات کو پورا کرتا ہے علاوہ اس کے ان میں وسیع اور گہرا علم رکھنے والے ماہرین قانون موجود ہیں جو اپنے لوگوں کے پرانے اختیار کردہ راستہ کے مطابق نئے پیدا ہونے والے دشوار اور دقیق قانونی مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ایشیائی لوگوں کے لئے بہرحال یہ مشکل ہے کہ ان میں جو لوگ قانون کا مطالعہ کرتے ہیں اور جو کہ علم بھی رکھتے ہیں وہ کوئی گذشتہ تجربہ اور قومی روایات نہیں رکھتے جن سے انہیں نئے قوانین بنانے میں مدد مل سکے۔ پس ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنے لئے ایک نیا راستہ بنائیں اور پھر ان تمام مشکلات اور روکاوٹوں کا مقابلہ کر کے ان پر قابو پائیں جو مبتدیوں کو پیش آتی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے لوگوں کو اس راہ میں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آئے گی کہ اس کے باشندوں میں ایک بڑی اکثریت مسلمانوں کی ہے اور پاکستان کی حکومت کسی فوجی یا ملکی فتح کے نتیجہ میں قائم نہیں ہوئی بلکہ وہ ایک معاہدے کے ذریعے سے معرض وجود میں آئی ہے۔ اس لئے اپنے قوانین بناتے ہوئے پاکستان کو باوجود اپنی وسیع مسلمان اکثریت کے اس معاہدہ کا لحاظ رکھنا پڑے گا ورنہ اس کو اس بات کا بجا طور پر ملزم گردانا جائے گا۔ کہ اس نے ایک باہمی معاہدہ توڑ دیا۔ جوش اور ولولہ اگرچہ ایک قابل تعریف خصلت ہے لیکن اس کا حد سے بڑھ جانا بھی غلط اقدام کا باعث بن جاتا ہے۔ ترکی میں مذہب کا سیاست سے بالکل الگ کیا جانا دراصل اسی قسم کے غلط مذہبی جوش کا ردِ عمل تھا۔ اسلام سے محبت اور اپنے ملک میں اس کے قیام کی خواہش یقیناً بہت اعلیٰ جذبات ہیں۔ لیکن اگر انہی جذبات کو مناسب حدود سے تجاوز کرنے دیا جائے تو یہی ہمیں اسلام سے دور لے جانے کا باعث بن جائیں گے۔

ہمارے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مکہ والوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا جو تاریخ میں صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس معاہدہ کی ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان کفر اختیار کرلے تو اسے مکہ واپس جانے کا پورا اختیار ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس اگر کوئی کافر اسلام لے آئے تو اسے مدینہ کی اسلامی ریاست میں رہنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ اسے اس کے وارثوں اور رشتہ داروں کے پاس واپس بھیج دیا جائے گا۔ یہ شرط مسلمانوں کے لئے بظاہر نقصان دہ اور ذلیل کن معلوم ہوتی تھی اور انہوں نے اس ہتک کو محسوس بھی کیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ جیسے لیڈر بھی کچھ وقت کے لئے تذبذب میں پڑ گئے۔ ابھی اس معاہدہ پر دستخط ہوئے ہی تھے کہ ایک نوجوان جس کا نام ابو جندل تھا بیڑیوں میں جکڑا ہوا بمشکل تمام اس مجلس میں آ پہنچا۔ جہاں اس کے باپ سہیل نے ابھی ابھی مکہ والوں کی طرف سے معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔ سہیل نے فوراً مطالبہ کیا کہ معاہدہ کے مطابق ابو جندل کو مکہ واپس کیا جائے مسلمانوں نے جب اس معاہدہ کا عملی پہلو دیکھا تو اسے نہایت خطرناک اور ذلیل کن خیال کیا اور ابو جندل کی حفاظت میں فوراً تلواریں کھینچ لیں۔ لیکن رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں سمجھایا اور فرمایا

"خدا کے رسول اپنا عہد کبھی توڑا نہیں کرتے"

اور مسلمانوں کی جذبات انگیز درخواستوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ابو جندل کو اس کے باپ کے حوالے کر دیا۔

اس لئے ایک پاکستانی مسلمان خواہ کتنا ہی مخلص اور دینی جوش رکھنے والا ہو کبھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسلام کی محبت اور خیر خواہی میں اتنا گداز ہے جتنا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں ہمارے لئے خود ایک اعلیٰ نمونہ چھوڑ گئے ہیں۔ اگر ایک مسلمان اللہ تعالے کی نظر میں ویسا ہی اچھا مسلمان ثابت ہونا چاہتا ہے جیسا کہ خود گمان کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ لفظی اور معنوی طور پر ان تمام معاہدات اور وعدوں کو پورا کرے جو کہ پاکستان بننے کے وقت اقلیتوں اور دوسری قوموں سے کئے گئے تھے۔ اگر وہ ان وعدوں کے ایفاء سے ذرا بھی پہلو تہی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اسلام سے دور جاتا ہے۔

پاکستان کے قوانین بناتے ہوئے ہمیں خاص خیال رکھنا ہوگا کہ:۔

ا۔ تعلیم اسلام کی روح ہمیشہ ہمارے مدنظر رہے۔

ب۔ ہمارے قوانین فطرت انسانی کے ساتھ کامل مطابقت رکھتے ہوں۔

ج۔ ہم ان وعدوں کو ہر لحاظ سے پورا کریں۔ جو اقلیتوں سے کئے گئے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ (بخاری کتاب القدر)

اب اگر حضور کا یہ ارشاد صحیح اور سچا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے تو پھر اسلام کے قوانین کبھی انسانی فطرت کے خلاف نہیں ہو سکتے اور نہ ہی انسانی فطرت قوانین اسلام کے خلاف ہو سکتی ہے۔

پس ہمارا یہ ایک مقدس فرض ہے کہ ہم مندرجہ بالا حدیث کو سامنے رکھیں اور اس حقیقت پر یقین رکھیں کہ اسلام نے جو کچھ سکھایا ہے فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔ اگر اسلام کی تعلیم کا وہ حصہ جسے ہم انسانی فطرت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ واقعی انسانی فطرت کے خلاف ہے تو ظاہر ہے کہ ہم نے اس حصہ تعلیم کی روح کو اخذ نہیں کیا۔ لیکن اگر ہم نے اسلامی تعلیم کو صحیح طور پر سمجھا ہے۔ تو پھر فطرت انسانی کبھی بھی اس کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ اور یقیناً کہیں یہ ہماری ہی غلطی ہوگی اس صورت میں ہمیں چاہیئے کہ اس معاملہ پر زیادہ گہرے طور پر غور کریں اور مزید کوشش کر کے اصل حقیقت کو معلوم کریں۔ اگر ہم اس نہایت ہی مضبوط اصل کو سامنے رکھیں گے تو ہم یقیناً بہت جلد صداقت کو پالیں گے اور اپنے ملک کے لئے بہترین قوانین بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے یہ صحیح ہے کہ ہم اپنے ملک کے ہر طبقہ یعنی مولویوں۔ مغربیت زدہ تعلیم یافتہ لوگوں غریبوں اور امیروں کو پوری طرح مطمئن نہیں کر سکتے۔ لیکن مندرجہ بالا دانشمندانہ اصول پر عمل کر کے ہم یقیناً انسانی فطرت کے تقاضوں کو پورا کر سکیں گے اور اللہ تعالے کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے

میں دعا کرتا ہوں کہ پاکستان کے قوانین بنانیوالوں اور ان پر عمل کرانے والوں کو ان کے وکیلوں کو اور قوانین کی کتابیں لکھنے والوں کو اور ان کے شارحین کو اللہ تعالے اسلام کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ مفید رسالہ جو کہ سندھ مسلم لاء کالج کی طرف سے جاری کیا جا رہا ہے اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے ایک مفید آلہ ثابت ہو۔

صوبائی امیر کے انتخاب میں شامل ہونیوالے احباب

انتخاب برائے نشل امیر صاحب صوبہ پنجاب جو ۲۸ ماہ حال کو ہو رہا ہے۔ جو احباب اس موقعہ پر تشریف لا رہے ہیں وہ مہربانی فرما کر اپنے بستر ضرور ہمراہ لاویں تاکسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ نیز اس موقعہ پر تشریف لانے والے دوست اگر اپنی تعداد سے ہمیں اطلاع فرما دیں تو ان کو اور ہمیں بھی انتظام کیلئے سہولت رہے گی۔

افسر لنگر خانہ ربوہ ضلع جھنگ

نفع مند کام

جو دوست نفع مند تجارت پر روپیہ لگانا چاہتے ہوں وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں

(فرزند علی ناظر بیت المال ربوہ)

برسوں سے تھی تلاش مجھے حق کی اے ضمیر
اب اس تلاش کا مجھے انعام مل گیا
جس میکدے کے مے سے ہیں سیراب احمدی
اس میکدے سے مجھکو بھی اک جام مل گیا

(محسن ضمیر)

راولپنڈی کے مودودی گروہ کا "صریح" جھوٹ

حال ہی میں ایک پوسٹر زیر عنوان "ضلع راولپنڈی کے سیاسی و غیر سیاسی راہنما مطالبہ کرتے ہیں" - مودودی گروہ کی طرف سے شہر کے درو دیوار پر چسپاں کرایا گیا ہے - اس میں ان کے نو مطالبات درج ہیں - جن میں سے آٹھ مطالبات تو اس سے قبل بھی چارٹوں کی شکل میں مختلف دوکانوں اور مکانوں میں لٹکائے ہوئے پائے گئے تھے - مگر زیر نظر پوسٹر میں ایک نواں مطالبہ "قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے" بھی شامل کر لیا گیا ہے - یہ مطالبہ سب سے پہلے احراریوں نے کیا تھا - اور چونکہ احراری اور مودودی شروع ہی سے پاکستان کے قیام کے مخالف ہیں - اور اس لحاظ سے یہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں - لہذا ملک میں انتشار اور بے امنی پھیلانے کی غرض سے یہ خود بھی ایک دوسرے کے مطالبات کی تائید نہ کریں تو اور کون کرے -

خیر یہ تو ہر محب وطن و ملت پاکستانی کو معلوم ہی ہے - کہ یہ دونوں گروہ کون ہیں - ان کی سابقہ تاریخ کیا ہے - اور اب پاکستان میں کس طاقت کے اشارہ پر بے اطمینانی اور انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں - ہم اس وقت برادران ملت کو یہ بتانا چاہتے ہیں - کہ صالحیت کی ٹھیکہ داری کے یہ دعویدار کس طرح اپنے مشئوم مقاصد کے حصول کے لئے جھوٹ اور دہوکہ جیسے مکروہ افعال سے بھی اجتناب نہیں کرتے - محولہ بالا پوسٹر نے اس عذا پر وطن و ملت گروہ کے "دعوئے صالحیت" کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا ہے - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے - کہ اس پوسٹر میں جن "سیاسی و غیر سیاسی" راہنماؤں کے دستخط کرائے گئے ہیں - ان میں سے اکثر تو اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں - جس کا نام "احرار" ہے - مگر ان کے علاوہ کچھ معقول - شریف - سنجیدہ اور محب وطن و ملت لوگوں کے نام بھی شامل ہیں - یہ نام پڑھ کر ہمیں سخت حیرت ہوئی - کہ کیا ملک و ملت کا بہی خواہ طبقہ بھی ان کے دام فریب میں آ گیا ہے - چنانچہ قرآنی ارشاد اِذَا جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا (اے مومنو جب تمہارے پاس کوئی جھوٹا خبر لائے - تو تحقیق کر لیا کرو) کے مطابق جب چھان بین کی گئی - تو صاف معلوم ہوا - کہ یہ معزز طبقہ ایسے تمام مطالبات سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتا - جن سے وطن عزیز پاکستان اور ملت اسلامیہ میں انتشار اور پراگندگی پھیلتی ہے - پھر سوال پیدا ہوتا ہے - کہ آخر ان کے نام اس پوسٹر پر کیسے لکھ دیئے گئے - تو اس کا جواب یہ ہے - کہ مودودی گروہ کی "صالحیت" کی محض کرشمہ سازی سے مندرجہ ذیل ذمہ وار اصحاب کی تحریرات پڑھیئے - اور مودودی گروہ کی جرأت اور دلیری کی داد دیجئے -

مجھے مطالبہ ع۹ سے قطعی طور پر اتفاق نہیں ہے

"جماعت اسلامی راولپنڈی کی جانب سے ایک پوسٹر شائع ہوا ہے - جس میں کچھ مطالبات کئے گئے ہیں - اس پوسٹر پر دستخط کنندگان میں میرا نام بھی شائع ہوا ہے - مسودہ مطالبات پر میں نے ایک ماہ پیشتر مری میں دستخط کئے تھے - مگر اس میں مطالبہ ع۹ جو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق ہے موجود نہیں تھا - اس کے تقریباً تین ہفتہ بعد راولپنڈی میرے مطب میں جماعت اسلامی کے چند نمائندے اسی قسم کا ایک مسودہ برائے دستخط لائے - میں نے انہیں کہا - کہ میں اس قسم کے مسودہ پر مری میں دستخط کر چکا ہوں - مگر انہوں نے دوسری بار دستخط کرنے پر اصرار کیا - چونکہ میں اس وقت بے حد مصروف تھا - اس لئے مسودہ کو دوبارہ نہ پڑھ سکا - زیادہ مصروفیت کے باعث نمائندگان کو بھی نہ پہچان سکا - بہر حال میں نے دستخط کر دیئے - مگر مجھے مطالبہ ع۹ سے قطعی طور پر اتفاق نہیں ہے"

(ڈاکٹر) عبدالرشید خان

دستخط کنندگان میں سے چند دیگر معزز اصحاب نے بھی مودودیوں کے مطالبہ ع۹ سے عدم اتفاق کا اظہار کیا ہے - مگر اس مختصر پوسٹر میں سب کی تردیدی عبارتیں درج کرنے کی گنجائش نہیں ہے - بعض شریف انسان تردیدی بیانات کے جھمیلوں میں پڑنے سے بھی گریز کرتے ہیں - اس لئے ہم بطور مشتے نمونہ از خروارے اسی پر اکتفا کرتے ہیں - حقیقت یہ ہے - کہ احراریوں اور مودودیوں جیسے انتشار پسند عناصر کے سوا کوئی شریف مسلمان ایسے مطالبات سے قطعاً اتفاق نہیں رکھتا -

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی

ایک ضروری تردید

"جماعت اسلامی کے بعض اکابرین نے چند دن ہوئے ہمارے سامنے اپنے آٹھ مطالبات ایک اشتہار پر تحریر شدہ پیش کرکے اُن پر دستخط کرانے کی خواہش کی - تو ہم نے اُن سے اتفاق کرتے ہوئے اس پر دستخط کر دیئے - لیکن ہمیں افسوس ہے - کہ ایک پوسٹر میں جو شائع کیا گیا ہے - اور جس کے نیچے ہمارے دستخط ثبت ہونا ظاہر کئے گئے ہیں - یہ مطالبہ بھی شامل کر لیا گیا ہے - کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے - ہمارا اس مطالبہ سے اتفاق نہیں ہے - اور ہم اسے ملک کی سالمیت اور اتحاد و تنظیم کے خلاف سمجھتے ہیں - ہم وزیر اعظم پاکستان سے متفق ہیں - کہ یہ مطالبہ پاکستان کے دشمنوں کا مطالبہ ہے - جو ہمارے ملک کے امن و اتحاد کو سخت نقصان پہنچا سکتا ہے"

(۱) (قاضی) نذیر احمد ایڈووکیٹ (۲) (چودھری) مولاداد چیئرمان میونسپل کمشنر (۳) (ماسٹر) خدا بخش (نائب صدر کنٹونمنٹ بورڈ و صدر جامع مسجد کمیٹی) (۴) (چودھری) فیروز الدین ایڈووکیٹ (سابق وائس پریذیڈنٹ سٹی مسلم لیگ راولپنڈی)

مسلمانوں کی کسی جماعت کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دینا مقاصد حصول پاکستان کے خلاف ہے

"جماعت اسلامی کے ایک نمائندہ نے میرے سامنے ایک اشتہار پیش کیا - اور خواہش کی کہ میں اس پر دستخط کر دوں - یہ اشتہار چھپا ہوا تھا - اور اس پر چند دوستوں کے دستخط موجود تھے - میں نے دیکھا کہ کسی نے قلم سے اس اشتہار میں یہ اضافہ کر دیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے - میں نے نمائندہ جماعت اسلامی کو یہ بتا دیا تھا - کہ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا - چنانچہ دوسرے دن ہی میں نے خان بہادر قاضی نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سے ذکر کیا - تو انہوں نے فرمایا - کہ جب انہوں نے اس اشتہار پر دستخط کئے تھے - تو یہ تحریر ہرگز موجود نہ تھی - چنانچہ میں نے قاضی صاحب کو کہا - کہ مہربانی کرکے میری طرف سے اور اپنی طرف سے جماعت اسلامی کو اطلاع دیدیجئے - کہ اگر پوسٹر میں یہ امر لکھنا ضروری ہو - تو ہمارے نام پوسٹر میں شائع نہ کئے جائیں - قاضی صاحب نے اطلاع دینے کا وعدہ کر لیا - مگر معلوم ہوتا ہے - وہ اطلاع دینا بھول گئے - اس لئے پوسٹر میں ہمارے دستخط شائع ہو گئے - میں دیانتداری سے یہ محسوس کرتا ہوں - کہ مسلمانوں کی کسی جماعت کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دینا مقاصد حصول پاکستان کے منافی ہے - اور اس سے ملک و ملت کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے"

اے - آر - چنگیز ایڈووکیٹ

(پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی)

ورزشی مقابلے ــــ سالانہ اجتماع

مقابلوں میں حصہ لینے والوں کی فہرست بھجوا دیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے - سالانہ اجتماع ۵۲ء پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے - کبڈی - رسہ کشی - کشتی - کلائی پکڑنا - گولہ پھینکنا - ۱۰۰ گز کی دوڑ - ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں - ذہانت و عام معلومات کا پرچہ - پیغام رسانی - مشاہدہ معائنہ

جن جن مجالس کی طرف سے خدام اجتماع کے موقعہ پر ان مقابلوں میں شامل ہونا چاہتے ہوں - وہ تفصیل کے ساتھ اس کی اطلاع مرکز میں جلد تر بھجوا دیں - (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یاد رہے کہ: کمپنیوں کے شیئرز (حصص) پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے - اور شیئرز (حصص) کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی - نہ کہ مارکیٹ (بازاری) قیمت پر - (نظارت بیت المال ربوہ)

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

بیگم صاحبہ مرحومہ ملک غلام محمد صاحب آف قصور

(از مکرم ملک فضل کریم خان صاحب از محمد نگر میوروڈ لاہور)

محترمہ بادشاہ بیگم صاحبہ بیگم ملک غلام محمد صاحب مالک سنٹرل فلور ملز قصور ایک نہایت ہی دیندار پاک دامن۔ نیک فطرت اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ آپ اپنے پہلو میں ایک نہایت ہمدرد دل رکھتی تھیں۔ جس میں اپنے اور پرائے کی ہمدردی بھری ہوئی تھی۔ ہر ایک سے حسن اخلاق۔ خاطر مدارات سے پیش آتیں۔ غرباء سے خندہ پیشانی سے ملتیں۔ اور غرباء آپ سے مل کر دل کی تسکین پاتے۔ ان کی امداد کر کے دلی خوشی محسوس کرتیں۔ خلافت ثانیہ کے آغاز میں ملک غلام محمد صاحب غیر مبایعین کے ہم خیال تھے۔ آپ کے چھوٹے بیٹے ملک عبدالرحیم صاحب (جن کی اب عمر تقریباً ۳۸ سال ہے۔ اور جو حاجی نصیر الحق خان صاحب کے داماد ہیں) کی پیدائش سے پہلے آپ کو خواب میں تحریک ہوئی۔ کہ "جاؤ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی بیعت کرو۔ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔" انہوں نے اس خواب کا ذکر ملک غلام محمد صاحب سے کیا۔ ملک صاحب اگرچہ غیر مبایعین سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر انہوں نے نہایت فراخدلی سے اجازت دے دی۔ اور کہا کہ آپ کو اختیار ہے۔ جس طرح آپ کا انشراح صدر ہے۔ اسی طرح کریں۔ چنانچہ محترمہ مرحومہ نے اس خواب کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لی۔ جب غیر مبایعین کو اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے ملک صاحب سے کہا۔ کہ یہ کیا؟

ملک صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ میری بیوی کا ذاتی معاملہ ہے۔ اور ان کے اپنے ایمان سے تعلق رکھتا ہے۔ میں جبر روا نہیں رکھتا۔ آپ خود ان سے دریافت کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ نیک فطرت خاتون پوری استقامت سے اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ اور آخری دم تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل رہیں۔ چھ ماہ بعد ملک غلام محمد صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ اور ان کے بعد ان کے بڑے بیٹے ملک عبدالرحمٰن صاحب بھی مبایعین میں شامل ہو گئے۔ پھر دوسرے بیٹے بیٹیاں غرضیکہ سارے کا سارا خاندان آغوش خلافت میں آگیا۔ اور جس طرح آپ جسمانی طور پر خاندان کے افراد کی ماں تھیں۔ روحانی طور پر بھی احمدیت اختیار کرنے کے لحاظ سے صحیح معنوں میں ان کی ماں ثابت ہوئیں۔ آپ میں ایک وصف نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ وہ آپ کا نیک کاموں میں حصہ لینا تھا۔ رفاہِ عام کے کاموں میں آپ دل کھول کر امداد فرمایا کرتی تھیں۔ جب آپ کو معلوم ہوا۔ کہ محمد نگر میں مسجد بن رہی ہے۔ تو ایک کثیر رقم بطور امداد عطا کی۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

احمدیت کے لئے کمال غیرت رکھتی تھیں۔ پچھلے دنوں احرار نے قصور میں بھی شور مچایا۔ سنٹرل فلور ملز کا محاصرہ کیا۔ لوگوں کو بائیکاٹ پر اکسایا۔ ملز کے ملازمین کو ملازمت چھوڑنے پر مجبور کیا۔ احمدیت کو گالیاں دیں۔ آوازے کسے۔ پتھراؤ کیا۔ اس وقت آپ اگرچہ بیمار تھیں۔ مگر نہایت دلیری سے فرمایا۔ "میں اس حالت میں بھی اگرچہ بیمار اور کمزور ہوں چھ سات کو بھگا سکتی ہوں۔" ان بزدلوں سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ ان کی بساط ہی کیا ہے۔ یہ ھباءً منثورا ہو جائیں گے۔"

دعا ہے خداوند کریم مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے دوست علم الدین حال سرگودھا متعلم جماعت دہم جو چھ سات روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت دے۔ (۲) میری ہمشیرہ مریم بیگم سولہ سترہ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (۳) چودھری عبدالرشید صاحب ولد محمد رفیق صاحب امیر جماعت تخت ہزارہ تقریباً دس ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمر میں درد ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبدالرحیم تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔ (۴) میرے چھوٹے لڑکے عبدالکریم کی آنکھوں میں مدت سے درد چلا آرہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ رحمت علی سکرٹری تخت ہزارہ (۵) میرے لڑکے کی آنکھوں میں سخت درد ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نور محمد نابھوی تخت ہزارہ۔ (۶) میرے ماموں نور محمد صاحب بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبدالرحیم تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ھے

موصی صاحبان کہاں ہیں؟

ذیل کے موصی صاحبان اگر اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے اپنے پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی صاحب کے پتہ کا علم ہو تو وہ مہربانی کر کے دفتر ہذا کو اس دوست کے پتہ سے اطلاع دیدیں۔

(۱) نبی بخش صاحب ولد مہتاب صاحب سکنہ نواں پنڈ نزد قادیان ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۱۴۱۲

(۲) شیخ محمد حسین صاحب ولد شیخ فتح محمد صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ " ۳۳۷۳

(۳) محترمہ ظفر نور صاحبہ اہلیہ راجہ محبوب علی خانصاحب ساکن قادیان " ۳۸۷۷

(۴) عبدالعزیز صاحب ولد میاں احمد دین صاحب ساکن گوجرانوالہ " ۳۸۷۶

(۵) میاں عبدالکریم صاحب ولد میاں نظام الدین صاحب چغتائی لاہور " [illegible]

(۶) سلطان احمد صاحب ولد میاں گل محمد صاحب ساکن پنڈی کالو ضلع گجرات " [illegible]

(۷) میاں رحمت اللہ صاحب ولد میاں گورا صاحب ساکن دارالسعت قادیان " ۴۷۴۷

(۸) مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ولد مرزا فیض محمد صاحب ساکن کوٹلی مغلاں ریاست کپورتھلہ " ۵۴۲۸

(۹) چوہدری محمد اشرف صاحب ولد چوہدری احمد خانصاحب ساکن اگووال ضلع گجرات " ۵۷۶۹

(۱۰) چودھری خیر الدین صاحب ولد مولا بخش صاحب مرحوم ساکن دارالسعت قادیان " ۵۹۰۴

(۱۱) رضیہ افضال جہاں صاحبہ بنت سید مرتضےٰ علی صاحب لکھنؤ " ۶۵۲۶

(۱۲) محمد یوسف صاحب ولد نور محمد صاحب قادیان " ۶۵۳۰

(۱۳) محمد شفیع صاحب فرخ ولد عبدالمجید خانصاحب قادیان " ۶۷۳۴

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مفید معلومات

— سندھ چیف کورٹ کو عنقریب ہائی کورٹ کا درجہ دیا جائے گا۔

— پاکستان میں غلہ کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے پنج سالہ منصوبہ منظور کیا گیا ہے جس کے تحت عام فاضل غلہ کی مقدار پیداوار کے ۲ تا ۴ فیصدی سے بڑھ کر ۲۰ فیصدی ہو جائے گی۔

— مشرقی پاکستان میں آبپاشی کی ایک اہم اسکیم مرتب کی گئی ہے۔ جس کے تحت مختلف قسموں کے پمپ لگائے جائیں گے۔ جن سے مشرقی پاکستان میں ۲۵ لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہو گی۔

پاکستان کی وزارت مواصلات نے ریلوے کی تین نئی شاخیں قائم کرنے، ایسٹ بنگال ریلوے کو ترقی دینے اور چار مزید لائنوں کا جائزہ لینے کی ایک سکیم منظور کی ہے۔

— پاکستان کے محکمہ ڈاک و تار نے لاسلکی مواصلات کا ایک پنج سالہ منصوبہ شروع کیا ہے جس کے تحت پاکستان اور دنیا کے متعدد اہم ممالک کے درمیان تار اور ریڈیو ٹیلیفون کے براہ راست سلسلے قائم ہو جائیں گے۔

— مشرقی بنگال میں انتخابی حلقوں کی از سر نو حدبندی کی تحقیقات کرنے اور اسکیم مرتب کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے ایک کمیشن مقرر کی ہے۔

— پاکستان ریلوے اسٹیشنوں کے نیچے درجہ کے ویٹنگ روم ... اور پلیٹ فارم بینچ زیادہ مہیا اور تیسرے درجہ کی گاڑیوں میں بجلی کے پنکھے لگائے جائیں گے۔

— پاکستان میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے اب تک ۱۸۰۰۰۰۰۰ روپے منظور کئے جا چکے ہیں۔

— پاکستان اور ہالینڈ کے درمیان فضائی نقل و حمل کا معاہدہ ہوا ہے۔

— قومی لائبریری کیلئے قلمی نسخوں۔ قیمتی دستاویزوں اور نادر کتابوں کی خریداری کے سلسلہ میں حکومت کو مشورہ دینے کی غرض سے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔

— عام حالات میں پاکستان میں گیہوں اور چاول کی پیداوار ... ۲۰۰۰ ٹن کے قریب ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا
پیغام احمدیت
گجراتی زبان میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاطِ حمل کا مجرب علاج۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱-۸ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

لبنان کا انقلاب پُرامن سیاسی دباؤ کا نتیجہ ہے

آئندہ چند دنوں میں نئے صدر کا انتخاب ہو گا

لندن ۱۹ ستمبر:- لبنان میں جو سیاسی فوجی انقلاب رونما ہوا ہے۔ جس کے تحت صدر بشارۃ الخوری مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور فوج کے کمانڈر انچیف نے عارضی کابینہ مرتب کی ہے۔ اسے مصر میں جنرل نجیب کے انقلاب کے ہم پایہ تصور نہیں کیا جا رہا ——— یہاں سرکاری طور پر کسی ردعمل کا اظہار تو نہیں کیا گیا۔ لیکن مبصرین یہ باور نہیں کرتے۔ کہ خالص فوجی حکومت کو لبنان میں مستقل حیثیت حاصل ہو سکے گی۔ بیروت سے "اسٹار" کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ آٹھ دنوں کے اندر اندر نئے صدر کے انتخاب کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ اور سیاسی جماعتوں نے ان روایات پر عمل کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ کہ کسی عیسائی کو ہی صدر منتخب کیا جائے گا۔ بیروت میں حالات تیزی کے ساتھ معمول پر آ رہے ہیں۔ اور پولیس وغیرہ کا پہرہ گلیوں سے ہٹایا جا رہا ہے۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ یہ فوجی انقلاب نہیں ہے۔ بلکہ پُرامن سیاسی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ اب یہ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہ آیا انقلاب کے بعد ترقی پسند نوجوان برسر اقتدار آتے ہیں کہ نہیں۔ یہ گروہ مضبوطی کے ساتھ عرب اتحاد کا حامی ہے لیکن مغربی طاقتوں کے ساتھ تعاون پر نئے سرے سے غور کرنا چاہتا ہے۔ اور ان عرب سیاستدانوں اور مدبرین کو بات چیت میں شامل نہیں کرنا چاہتا۔ جن کے ساتھ اہل مغرب گفت و شنید کرنے کے عادی ہیں لبنانی پارلیمنٹ کا اجلاس صدر کا استعفا منظور کرنے اور نئے صدر کے انتخاب کے لئے ۲۳ ستمبر کو طلب کیا گیا ہے۔ اس کے ۷۰ ارکان نیا صدر چنیں گے۔ جو نئے وزیر اعظم کے نام کا اعلان کرے گا۔ اور فیصلہ کریگا کہ پارلیمنٹ کو توڑ دیا جائے یا نہ۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کی کمپنیاں یورینیم کی تلاش میں

کیپ ٹاؤن ۱۹ ستمبر:- جنوبی افریقہ میں یہ رسم عام طور پر مقبول ہو رہی ہے۔ کہ سونا نکالنے کے ساتھ ساتھ یورینیم کی تلاش بھی جاری رکھی جائے۔ آٹھ مزید سونا نکالنے والی فرمیں ایٹمی دھات کی تلاش کے کام میں شامل ہو گئی ہیں۔ ان میں سے چھ تو اورینج فری سٹیٹ میں ہیں۔ اگرچہ کانی منافع حاصل ہونے کی توقع ہے تاہم پلانٹ وغیرہ لگانے کے ابتدائی اخراجات کم از کم دس سال کے عرصہ میں وصول ہوں گے۔ (اسٹار)

۱۰۰ میل فی گھنٹہ پر چلنے والی ہوا

لندن ۱۹ ستمبر:- برطانوی ریلوے کی طرف سے ایک سرنگ بنائی جا رہی ہے۔ جس میں تحقیقاتی انجینروں کے لئے ۱۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفان باد چلائے جائیں گے۔ ان کا مطالعہ کرنے کے لئے ان معلومات کو ریلوے انجنوں کے ڈیزائن تیار کرنے میں استعمال کیا جائے گا۔ انہیں سرنگوں میں دھوئیں وغیرہ کے مسائل کا مطالعہ بھی کیا جائے گا۔ (اسٹار)

مراکش کے متعلق عرب ایشائی بلاک

اپنی جدوجہد جاری رکھے گا

نیویارک ۱۹ ستمبر:- عرب ایشائی بلاک کی ایک سب کمیٹی نے جو پاکستان۔ بھارت۔ عراق اور انڈونیشیا کے مندوبین پر مشتمل تھی۔ مراکش کے متعلق اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے لئے اپنی یادداشت مرتب کر لی ہے۔ اس یادداشت میں مراکش کی صورت حال اور اُن نکات کی وضاحت کی گئی ہے۔ جو عرب ایشائی بلاک نے پیش کئے ہیں۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ حکومت فرانس سلطان مراکش کے اُس مراسلے کا جواب جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے کچھ عرصہ قبل ہی دے گی۔ جس میں اُنہوں نے نئے معاہدے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ عین ایسے وقت میں جواب دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ فرانس جنرل اسمبلی میں ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ فرانس اور مراکش کی باہمی گفت و شنید جاری ہے۔ اس لئے بیرونی مداخلت غیر ضروری ہے۔ پروفیسر بخاری نے کہا۔ مجھے اس سلسلے میں کوئی فکر نہیں ہے۔ اگر جنرل اسمبلی نے کوئی قدم اٹھانے سے انکار کر دیا۔ تو بھی ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ۱۳ عرب ایشائی ممالک کے درمیان مکمل اتحاد ہے۔ (اسٹار)

ماسکو میں چین اور روس کے درمیان معنی خیز معاہدے

لندن ۱۹ ستمبر:- مبصرین کا خیال ہے۔ کہ ماسکو میں چین اور روس کے درمیان جو اہم اور معنی خیز معاہدے ہوئے ہیں۔ انہیں راز میں رکھا گیا ہے۔ دنیا کی نظروں میں ان ممالک کے یہ فیصلے زیادہ اہم ہیں۔ کہ جنگ کوریا کے لئے روس کی طرف سے فوجی سامان وغیرہ کی سپلائی اور ایشیا میں ان کے آئندہ لائحہ عمل وغیرہ کی بابت کیا طے ہوا ہے۔ چین کو منچوریا کی ریلوے دے دینا۔ اور پورٹ آرتھر پر روسی قبضہ جاری رہنا اس قدر اہمیت کا حامل نہیں۔ تاہم ماسکو کی خاموشی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اشتراکی لیڈر مشرق بعید کی کشیدگی کو کم نہیں کرنا چاہتے اور ماسکو کے اعلانات میں کوریا کے معاہدہ صلح کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ گفت و شنید کے ذریعے کیا اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ یہ دنیا کو اس وقت معلوم ہو گا۔ جب ان پر عملدرآمد شروع ہوا۔ (اسٹار)

ایران سرعت کیساتھ طوائف الملوکی اور کمیونزم کی طرف جا رہا ہے

غیر ملکی حلقوں میں اظہار تشویش

لندن ۱۹ ستمبر۔ تہران کے غیر ملکی حلقوں میں اس اندیشے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ملک تیزی کے ساتھ طوائف الملوکی کی جانب بڑھ رہا ہے اور یہاں اشتراکی انقلاب سے قبل زبردست فسادات رونما ہونے کا خطرہ ہے ایران کے کاروباری حلقوں میں بھی خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے ——— "ڈیلی ٹیلیگراف" کا سفارتی نامہ نگار مظہر ہے کہ ایران کے دولت مند طبقے کو حالات کے رخ سے شدید تشویش لاحق ہو چکی ہے۔ اور وہ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح جلد از جلد اپنے کاروبار کو سمیٹ لیں۔ اور غیر ملکی زر مبادلہ خرید کر ملک سے نکل جائیں۔ انہیں اندیشہ ہے کہ اقتصادی دباؤ کے تحت ملک کا امن و امان تباہ ہو جائے گا اور اگر بھر فسادات رونما ہو گئے تو اشتراکیوں کی طرف سے قبضہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس امر پر بھی بڑی بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے شاہی گارد کو توڑ کر شاہ کے اختیارات کو خطرناک طور پر کم کر دیا ہے اس گارد کے ۱۴۰۰ فوجیوں کو علیحدہ کر کے اس کے کمانڈر کو اصفہان بھیج دیا گیا ہے۔ لیکن ایران میں مصر کی طرز کے انقلاب کا امکان نہیں ہے۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے برطانیہ کو تعلقات منقطع کرنے کی دھمکی دے کر اپنے قریبی مشیروں کو حیران کر دیا ہے۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ ایسی دھمکی نہیں دی جائے گی۔ (اسٹار)

عرب لیگ جنرل رائیلی کی علیحدگی کا مطالبہ کریگی؟

دمشق ۱۹ ستمبر۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ عرب لیگ کی طرف سے اقوام متحدہ سے درخواست کی جائے گی۔ کہ فلسطین میں اس ادارے کے مبصر اعلیٰ جنرل رائیلی کو علیحدہ کر کے کوئی ایسا مبصر مقرر کیا جائے جس کی غیر جانبداری شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ مراسلہ میں بتایا جائے گا کہ جنرل رائیلی یہودیوں کے حامی ہیں۔ اور وہ ان سے عارضی صلح کے معاہدوں کا پابند رکھنے سے ہچکچاتے ہیں۔ (اسٹار)

روزانہ تین سو مہاجرین سندھ آ رہے ہیں

کراچی ۱۹ ستمبر:- براستہ کھوکھراپار سندھ میں داخل ہونے والے مہاجرین کی تعداد پچھلے سال کی نسبت دگنی ہو گئی ہے، اب روزانہ تقریباً تین سو مہاجرین پاکستان آ رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ آنیوالے مہاجرین کی حالت خاصی خستہ ہوتی ہے۔ سرحد پر ان کی تمام اشیاء یہاں تک کہ کپڑے بھی ان سے چھین لئے جاتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے مرکزی حکومت کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ اب مزید مہاجرین کو آباد نہیں کر سکتی اور کہا ہے کہ اب دوسرے صوبوں کو یہ بوجھ برداشت کرنا چاہئیے ——— یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے بھارتی حکام سے احتجاج کیا ہے کہ مہاجرین [illegible]

یوگوسلاویہ اور اٹلی میں زبردست کشمکش

لندن ۱۹ ستمبر۔ بلقان میں چھوٹے پیمانہ پر کشمیر کی طرح کے "تنازعہ" کو اس طرح ختم کرنے کی کوشش کی جائیگی کہ اسے تقسیم کر دیا جائے ——— مسٹر ایڈن یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ کے ساتھ مصروف گفتگو ہیں۔ اور کل مارشل ٹیٹو سے بھی مل چکے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ روم اور بلغراد کے ٹریسٹ کے مستقبل کی بابت تنازعات کو ختم کرانے کے لئے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرنے کی کوشش کریں گے۔ برطانیہ کو سمجھوتہ کرانے میں براہ راست دلچسپی ہے۔

اٹلی کی تجویز ہے کہ ٹریسٹ کے الف اور بے دونوں علاقوں میں رائے شماری کرائی جائے۔ مگر یوگوسلاویہ اور اٹلی دونوں ایک دوسرے کی پیشکردہ تجاویز کی زبردست مخالفت کر رہے ہیں۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ اس طرح سودا بازی کر کے ٹریسٹ کو تقسیم کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

بلغراد میں مسٹر ایڈن یوگوسلاویہ اور برطانیہ کے باہمی تعلقات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے لئے پالیسی وغیرہ کی ترتیب اور دیگر ایسے موضوعات پر بات چیت کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴